

اور جیسا کہ اس دلیل سے حضرت خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم کا نبی صادق ہونا ثابت ہوتا ہے ایسا ہی اس سے آنحضرتؐ کا دوسرے نبیوں سے افضل ہونا بھی ثابت ہوتا ہے کیونکہ آنحضرتؐ کو تمام عالم کا مقابلہ کرنا پڑا اور جو کام حضرت ممدوح کو سپرد ہوا وہ حقیقت میں ہزار دو ہزار نبی کا کام تھا لیکن چونکہ خدا کو منظور تھا جو نبی آدم ایک ہی قوم اور ایک ہی قبیلہ کی طرح ہو جائیں اور غیرت اور بیگانگی جاتی رہے اور جیسے یہ سلسلہ وحدت سے شروع ہوا ہے وحدت پر ہی ختم ہو۔ اس لئے اُس نے آخری ہدایت کو تمام دنیا کے لئے مشترک بھیجا اور اس وقت زمانہ بھی وہ اپنی تھا کہ باعث کھل جانے راستوں اور مطلع ہونے ایک قوم کے دوسری قوم سے اور ایک ملک کے دوسرے ملک سے اتحاد سلسلہ نوعی کی کاروائی شروع ہو گئی تھی اور بوجہ میل ملاپ دائمی کے خیالات بعض ملکوں کے بعض ملکوں میں اثر کرنے لگے تھے چنانچہ یہ کاروائی اب تک ترقی پر ہے اور سارے سامان جیسے ریل تار اور جہاز وغیرہ ایسے ہی دن بدن نکلتے آتے ہیں کہ جن سے یقیناً یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس قادر مطلق کا یہی ارادہ ہے کہ کسی دن تمام دنیا کو ایک قوم کی طرح بنا دے۔ بہر حال پہلے نبیوں کی محدود کوشش تھی کیونکہ ان کی رسالت بھی ایک قوم میں محدود ہوتی تھی اور آنحضرتؐ کی غیر محدود اور وسیع کوشش تھی کیونکہ ان کی رسالت عام تھی۔ یہی وجہ ہے جو فرقان مجید میں دنیا کے تمام مذاہب باطلہ کا رد موجود ہے اور انجیل میں صرف یہودیوں کی بدچلنی کا ذکر ہے پس آنحضرتؐ کا دوسرے نبیوں سے افضل ہونا ایسی غیر محدود کوشش سے ثابت ہے۔ ماسوا اس کے یہ بات اجلی بدہیات ہے کہ شرک اور مخلوق پرستی کو دور کرنا اور وحدانیت اور جلال الہی کو دلوں پر جانا سب نیکیوں سے افضل اور اعلیٰ نیکی ہے۔ پس کیا کوئی اس سے انکار کر سکتا ہے کہ یہ نیکی جیسی آنحضرتؐ سے ظہور میں آئی ہے کسی اور نبی سے ظہور میں نہیں آئی۔ آج دنیا میں بجز فرقان مجید کے اور کونسی کتاب ہے کہ جس نے کروڑ ہا مخلوقات کو توحید پر قائم کر رکھا ہے اور ظاہر ہے کہ جس کے ہاتھ سے بڑی اصلاح ہوئی وہی سب سے بڑا ہے۔ (براہین احمدیہ جلد دوم ۱۲۳-۱۲۶ حاشیہ نمبر ۱۰ طبع اول)

وَأَوْحَىٰ رَبُّكَ إِلَى النَّحْلِ أَنْ اتَّخِذِي مِنَ الْجِبَالِ بُيُوتًا

وَمِنَ الشَّجَرِ وَمِمَّا يَعْرِشُونَ

یہ امر ضروری ہے کہ وحی شریعت اور وحی غیر شریعت میں فرق کیا جاوے بلکہ اس امتیاز میں تو جانوروں کو جو وحی ہوتی ہے اس کو بھی مد نظر رکھا جاوے۔ بھلا آپ بتلاویں کہ قرآن شریف میں جو یہ لکھا ہے وَأَوْحَىٰ رَبُّكَ إِلَى النَّحْلِ تو اب آپ کے نزدیک شہد کی مکھی کی وحی ختم ہو چکی ہے یا جاری ہے.... جب مکھی کی وحی اب تک منقطع نہیں ہوئی تو انسانوں پر جو وحی ہوتی ہے وہ کیسے منقطع ہو سکتی ہے۔ ہاں یہ فرق ہے کہ آل کی خصوصیت سے

اس وحی شریعت کو الگ کیا جاوے ورنہ یوں تو ہمیشہ ایسے لوگ اسلام میں ہوتے رہے ہیں اور ہوتے رہیں گے جن پر وحی کا نزول ہو۔ حضرت مجدد الف ثانی اور شاہ ولی اللہ صاحب بھی اس وحی کے قائل ہیں اور اگر اس سے یہ مانا جاوے کہ ہر ایک قسم کی وحی منقطع ہو گئی ہے تو یہ لازم آتا ہے کہ امور مشہودہ اور محسوسہ سے انکار کیا جاوے۔ اب جیسے کہ ہمارا اپنا مشاہدہ ہے کہ خدا کی وحی نازل ہوتی ہے پس اگر ایسے شہود اور احساس کے بعد کوئی حدیث اس کے مخالف ہو تو کہا جاوے گا کہ اس میں غلطی ہے۔ خود غزنوی والوں نے ایک کتاب حال میں لکھی ہے جس میں عبد اللہ غزنوی کے الہامات درج کئے ہیں۔

(البدیع جلد ۲ ص ۲۳۳ مورخہ ۳ ستمبر ۱۹۰۳ء ص ۲۵۵)

ثُمَّ كُلِّيْ مِنْ كُلِّ الشَّجَرِ فَاسْلِكِيْ سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلًا
يَخْرُجُ مِنْ بَطْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ أَلْوَانُهُ فِيهِ شِفَاءٌ لِلنَّاسِ إِنَّ فِيْ
ذَلِكَ لَآيَةً لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ

(شہید) یہ لفظ شہد سے بھی نکلا ہے۔ عبادت شائقہ جو لوگ برداشت کرتے ہیں اور خدا کی راہ میں ہر ایک تلخی اور کدورت کو جھیلنے اور چھیلنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ وہ شہد کی طرح ایک شیرینی اور حلاوت پاتے ہیں اور جیسے شہد فیہ شفاء للناس کا مصداق ہے یہ لوگ بھی ایک تریاق ہوتے ہیں۔ ان کی صحبت میں آنے والے بہت سے امراض سے نجات پا جاتے ہیں۔

(الحکم جلد ۵ ص ۲۲ مورخہ ۲۲ مارچ ۱۹۰۱ء ص ۱)

فِيهِ شِفَاءٌ لِلنَّاسِ سے معلوم ہوتا ہے کہ دواؤں میں خدا تعالیٰ نے خواص شفاء رض بھی رکھے ہوئے ہیں اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ دواؤں میں تاثیرات ہوتی ہیں اور امراض کے معالجات ہوا کرتے ہیں۔

(الحکم جلد ۵ ص ۳۱ مورخہ ۳۱ مارچ ۱۹۰۳ء ص ۱)

شہد کے تذکرے پر آپ نے فرمایا کہ

دوسری تمام شیرینیوں کو تو اطباء نے عفونت پیدا کرنے والی لکھا ہے مگر یہ ان میں سے نہیں ہے۔ آنب وغیرہ اور دیگر پھل اس میں رکھ کر تجربے کئے گئے ہیں کہ وہ بالکل خراب نہیں ہوتے سالہا سال ویسے ہی پڑے رہتے ہیں۔

فرمایا کہ

ایک دفعہ میں نے انڈے پر تجربہ کیا تو تعجب ہوا کہ اس کی زردی تو ویسی ہی رہی مگر سفیدی انجا دیا کر مثل پتھر کے سخت ہو گئی جیسے پتھر نہیں ٹوٹتا ویسے ہی وہ بھی نہیں ٹوٹتی تھی۔

خدا تعالیٰ نے اسے شفاء للناس کہا ہے۔ واقعی میں عجیب اور مفید شے ہے تو کہا گیا ہے یہی تعریف قرآن شریف کی فرمائی ہے۔ ریاضت کشت اور مجاہدہ کرنے والے لوگ اکثر اسے استعمال کرتے ہیں معلوم ہوتا ہے کہ ہڈیوں... وغیرہ کو محفوظ رکھتا ہے۔

اس میں آل جو ناس کے اوپر لگایا گیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جو اس کے اپنے (یعنی خدا تعالیٰ کے) ناس (بندے) ہیں اور اس کے قرب کے لئے مجاہدے اور ریاضتیں کرتے ہیں ان کے لئے شفا ہے کیونکہ خدا تعالیٰ تو ہمیشہ خواص کو پسند کرتا ہے عوام سے اُسے کیا کام۔ (البدن جلد ۳ ص ۱۶ مورخہ ۱۶ فروری ۱۹۰۴ء ص ۱)

ذیابیطس کی مرض کا ذکر حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ

اس سے مجھے سخت تکلیف تھی۔ ڈاکٹروں نے اس میں شیرینی کو سخت مضر بتلایا ہے۔ آج میں اس پر غور کر رہا تھا تو خیال آیا کہ بازار میں جو شکر وغیرہ ہوتی ہے اسے تو اکثر فاسق فاجر لوگ بناتے ہیں اگر اس سے ضرر ہوتا ہو تو تعجب کی بات نہیں مگر غسل (شہد) تو خدا کی وحی سے طیار ہوا ہے اس لئے اس کی خاصیت دوسری شیرینیوں کی سی ہرگز نہ ہوگی۔ اگر یہ ان کی طرح ہوتا تو پھر سب شیرینی کی نسبت شفاء للناس فرمایا جاتا مگر اس میں صرف غسل ہی کو خاص کیا ہے۔ پس یہ خصوصیت اس کے نفع پر دلیل ہے اور چونکہ اس کی طیاری بذریعہ وحی کے ہے اس لئے مکھی جو چھو لوں سے رس چوستی ہوگی تو ضرور مفید اجزاء کو ہی لیتی ہوگی۔ اس خیال سے میں نے تھوڑے سے شہد میں کیوڑا ملا کر اُسے پایا تو تھوڑی دیر کے بعد مجھے بہت فائدہ حاصل ہوا حتیٰ کہ میں نے چلنے پھرنے کے قابل اپنے آپ کو پایا اور پھر گھر کے آدمیوں کو لے کر باغ تک چلا گیا اور وہاں دس رکعت اشراق نماز کی ادا کیں۔

(البدن جلد ۳ ص ۲۲-۲۵ مورخہ ۲۲ نومبر و دسمبر ۱۹۰۴ء ص ۱)

وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ ثُمَّ يَتَوَفَّاكُمْ وَمِنْكُمْ مَنْ يُرَدُّ اِلَىٰ اَرْضِ الْعَمْرِ
لٰكِنِّي لَا يَعْلَمُ بَعْدَ عَلْمِ شَيْئًا اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ

ہم بالکل سمجھ نہیں سکتے کہ وہ ہماری روح جو جسم کے ادنیٰ ادنیٰ خلل کے وقت بیکار ہو کر بیٹھ جاتی ہے وہ اس روز کیونکر کامل حالت پر رہے گی جبکہ بالکل جسم کے تعلقات سے محروم کی جائے گی۔ کیا ہر روز ہمیں تجربہ نہیں سمجھتا کہ روح کی صحت کے لئے جسم کی صحت ضروری ہے جب ایک شخص ہم میں سے پیر فرتوت ہو جاتا ہے تو ساتھ ہی اس کی روح بھی بڑھی ہو جاتی ہے۔ اس کا تمام علمی سرمایہ بڑھاپے کا چور چرا کر لے جاتا ہے جیسا کہ اللہ جل شانہ فرماتا ہے

لٰكِنِّي لَا يَعْلَمُ بَعْدَ عَلْمِ شَيْئًا

یعنی انسان بڑھا ہو کر ایسی حالت تک پہنچ جاتا ہے کہ پڑھ پڑھا کر پھر جاہل بن جاتا ہے پس ہمارا یہ تمام مشاہدہ اس بات پر کافی دلیل ہے کہ روح بغیر جسم کے کچھ چیز نہیں۔ (اسلامی اصول کی فلاسفی ص ۹۷ طبع اول)

فَلَا تَضْرِبُوا لِلَّهِ الْأَمْثَالَ إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ

قرآن شریف.... فرماتا ہے کہ خدا دیکھتا سنتا جانتا بولتا کلام کرتا ہے اور پھر مخلوق کی مشابہت سے بچانے کے لئے یہ بھی فرماتا ہے

لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ - فَلَا تَضْرِبُوا لِلَّهِ الْأَمْثَالَ

یعنی خدا کی ذات اور صفات میں کوئی اس کا شریک نہیں۔ اس کے لئے مخلوق سے مثالیں مت دو۔ سو خدا کی ذات کو تشبیہ اور تنزیہ کے بین بین رکھنا یہی وسط ہے۔ (اسلامی اصول کی فلاسفی ص ۶۹ طبع اول)

الَّذِينَ كَفَرُوا وَاصَدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ زِدْنَاهُمْ عَذَابًا فَوْقَ

العَذَابِ بِمَا كَانُوا يُفْسِدُونَ

جن لوگوں نے کفر اختیار کیا ہے اور خدا کی راہ سے روکتے ہیں ان پر ہم آخرت کے علاوہ اسی دنیا میں عذاب نازل کریں گے اور ان کے فساد کا انہیں بدلہ ملے گا۔

(براہین احمدیہ حصہ سوم ص ۲۲۹ حاشیہ نمبر ۱۱ طبع اول)

وَيَوْمَ نَبْعَثُ فِي كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيدًا عَلَيْهِمْ مِنْ أَنْفُسِهِمْ وَجِئْنَا بِكَ

شَهِيدًا عَلَى هَؤُلَاءِ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ تِبْيَانًا لِكُلِّ شَيْءٍ وَ

هُدًى وَرَحْمَةً وَبُشْرَى لِلْمُسْلِمِينَ

یہ کتاب ہم نے اس لئے تجھ پر نازل کی کہ تاہر یک دینی صداقت کو کھول کر بیان کر دے اور تاہر بیانِ کامل